فون نمبر ۴۹

بسم اللہ الرحمن الرحیم

REGD No. L. 5254

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ

عَسَىٰ أَن يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

روزنامہ الفضل

ربوہ

یوم چہار شنبہ — ۱۰ ذیقعدہ ۱۳۸۰ھ — خطبہ نمبر ۱۶

جلد ۵۰/۱۵ — ۲۶ شہادہ ۱۳۴۰ ہش — ۲۶ اپریل ۱۹۶۱ء — نمبر ۹۵

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ

کی صحت کے متعلق دعا کی تحریک

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے اور صحت و عافیت کے ساتھ کام والی لمبی زندگی عطا کرے۔

— آمین اللّٰھم آمین —

نئی گندم کی قیمت اور نقل و حمل کو کنٹرول سے آزاد رکھنے کی پالیسی جاری رہیگی

”حکومت ۶۲-۱۹۶۱ء میں دس لاکھ ٹن گندم درآمد کرے گی“۔ گندم کا نرخ ۱۶ روپے من سے بڑھنے نہیں دیا جائیگا (جنرل شیخ)

راولپنڈی ۲۵ اپریل۔ خوراک و زراعت کے وزیر لیفٹیننٹ جنرل شیخ نے کل بتایا حکومت نے یہ فیصلہ کیا ہے۔ کہ وہ ۶۲-۶۱ء میں بھی گندم کی قیمت اور نقل و حمل پر کنٹرول نہ کرنے کی پالیسی جاری رکھے گی۔ وزیر خوراک و زراعت نے کہا کہ حکومت نے دونوں صوبوں کے لئے دس لاکھ ٹن گندم درآمد کرنے کا انتظام کیا ہے۔ اور اگرچہ اس سال گزشتہ سال کے مقابلہ میں گندم کی فصل کم ہوگی۔ لیکن حکومت نے بڑی مقدار میں گندم کی درآمد کا انتظام کر لیا ہے۔ اور یقین ہے کہ گندم کی قیمت ۱۶ روپے من سے بڑھنے نہیں پائے گی۔

انہوں نے کہا حکومت پانچ لاکھ ٹن گندم محفوظ ذخیروں میں رکھنا چاہتی ہے۔ اس وقت سرکاری ذخیروں میں ۳ لاکھ ۶۰ ہزار ٹن گندم موجود ہے۔ اور مزید ایک لاکھ ۶۰ ہزار ٹن گندم اسی ماہ پہنچ جائے گی۔ وزیر خوراک نے کہا کہ زراعتی ترقی کے فنڈ کی رقوم سے بھی گندم درآمد کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ گزشتہ سال پاکستان میں ۳۸ لاکھ ٹن گندم پیدا ہوئی تھی۔ اس میں ۳۱ لاکھ ٹن نہری علاقوں سے ۷ لاکھ ٹن بارانی زراعتی رقبہ سے حاصل ہوئی تھی اس سال بارشیں نہ ہونے کی وجہ سے گندم کی فصل متاثر ہونے کا احتمال ہے۔ لیکن گندم کی قیمتیں معقول سطح پر رہیں گی۔ انہوں نے کہا کہ حکومت نے صارفین کے مفاد کی حفاظت کے لئے صوبہ بھر میں ۲½ سو مراکز میں گندم ذخیرہ کر رکھی ہے۔ تاکہ عوام کو بوقت ضرورت ان مرکزوں سے حکومت کی مقررہ قیمت پر ضرورت کے مطابق گندم مل سکے۔ انہوں نے کہا کہ ملک بھر میں بڑی مقدار میں گندم کے سٹاک کی موجودگی سے عوام کا اعتماد برقرار رہتا ہے۔ اور اس طرح قیمتیں مستحکم رہتی ہیں۔ انہوں نے اس امر کی طرف بھی توجہ دلائی کہ حکومت نے مختلف علاقوں میں گندم کی قیمتوں میں اتار چڑھاؤ

(باقی صفحہ ۸ پر)

نگران بورڈ کا ابتدائی اجلاس

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی صدر نگران بورڈ

احباب جماعت کی اطلاع کے لئے شائع کیا جاتا ہے کہ جس نگران بورڈ کی تجویز گزشتہ مجلس مشاورت میں ہوئی تھی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس کی منظوری عنایت فرما دی ہے۔ چنانچہ نگران بورڈ کا پہلا اجلاس ۲۳ اپریل ۱۹۶۱ء کو تحریک جدید ربوہ کے کمیٹی روم میں منعقد ہوا۔ سارے ممبر حاضر تھے۔ اس اجلاس میں صرف ابتدائی امور پر بحث کی گئی۔ اور طریق کار کے متعلق اصولی فیصلہ کیا گیا۔ نیز جو تجاویز مختلف دوستوں کی طرف سے نگران بورڈ کے غور کے لئے آئی تھیں۔ وہ اطلاع کی غرض سے بورڈ کے اجلاس میں پڑھ کر سنائی گئیں۔ ان پر غور انشاء اللہ آئندہ اجلاسوں میں ہوگا۔

فی الحال بورڈ کے اس فیصلہ کا اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ اگر کسی جماعت یا کسی دوست کو صدر انجمن احمدیہ یا مجلس تحریک جدید یا مجلس وقف جدید کے متعلق کوئی اعتراض ہو یا کوئی نقص نظر آئے تو انہیں چاہیئے کہ سب سے پہلے اپنا اعتراض لکھ کر صیغہ کے ناظر یا وکیل یا افسر کے نام بھجوائیں (اگر مناسب سمجھیں تو بے شک اس کی نقل اطلاع کی غرض سے صدر صاحب صدر انجمن احمدیہ یا پریذیڈنٹ صاحب تحریک جدید یا صدر صاحب مجلس وقف جدید کو بھی بھجوا دیں۔ تاکہ ان کے علم میں بھی یہ بات آ جائے) اس کے بعد اگر مناسب وقت گزر جانے کے باوجود صیغہ متعلقہ اس معاملہ کی طرف توجہ نہ دے یا توجہ تو دے۔ مگر اس کا فیصلہ اعتراض کرنے والے دوست کی نظر میں تسلی بخش نہ ہو۔ تو اس کے بعد نگران بورڈ کو توجہ دلائی جائے۔ تاکہ بلاوجہ طول عمل نہ ہو۔ امید ہے سب جماعتیں اور سب دوست اس بات کو مدنظر رکھیں گے فقط والسلام

مرزا بشیر احمد صدر نگران بورڈ ربوہ ۲۴/۴/۶۱

امریکہ مشینی آدمی کو خلا میں بھیجے گا

واشنگٹن ۲۵ اپریل۔ امریکہ عنقریب ایک مشینی آدمی کو راکٹ کے ذریعہ خلا میں بھیجے گا جو عام آدمی کی طرح سانس لے گا۔ اسے پسینہ آئے گا۔ اور وہ عام آدمی کی طرح باتیں بھی کرے گا۔ اس راکٹ کو بحر اوقیانوس میں اتارا جائے گا

حضرت سیٹھ عبداللہ بھائی صاحب کی علالت اور درخواست دعا

مکرم سیٹھ علی محمد یوسف صاحب سکندرآباد دکن سے بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں۔ کہ ان کے والد محترم حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ اور کمزوری بہت ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں حضرت سیٹھ صاحب موصوف کی صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

کراچی ۲۵ اپریل۔ کراچی پچھلے ہفتے سے بدستور گرمی کی گرفت میں ہے۔ اور اس میں کوئی خوری کمی نہیں ہوئی۔ گرمی علی الصبح شروع ہوتی اور شام تک جاری رہتی ہے۔

کیوبا پر حملہ میں ۸۲ باغی ہلاک

ہوانا ۲۵ اپریل۔ کیوبا کے وزیر اعظم فیڈل کاسترو نے کہا ہے کہ کیوبا پر حملہ کے دوران ۸۲ باغی ہلاک اور ۴۰۰ سے زیادہ قیدی بنا لئے گئے۔ انہوں نے دعوے کیا کہ بغاوت ۷۲ گھنٹے میں ناکام بنا دی گئی۔ فیڈل کاسترو نے امریکہ پر کیوبا کے خلاف جارحیت کا الزام دہرایا اور کہا کہ نکاراگوا اور گوئٹے مالا کی ریاستوں نے بھی جارحیت میں امریکہ کی مدد کی۔

عازمین حج کے طیارہ کی روانگی

کراچی ۲۵ اپریل۔ پی۔ آئی۔ اے۔ کا ایک طیارہ سابق سندھ اور کراچی کے وفاقی علاقہ سے ۹۶ عازمین حج کو لے کر کل صبح عازم حجاز ہوگیا۔ پی۔ آئی۔ اے۔ تقریباً گیارہ طیاروں سے ایک ہزار اشخاص کو فریضہ حج کی ادائیگی کے لئے حجاز لے جائیں گے۔

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کی

خطبہ جمعہ

جماعت احمدیہ لاہور سے خطاب

اپنے آپکو اور اپنی جماعت کو نیکیوں اور قربانیوں کے بلند مقام پر قائم کرنیکی کوشش کرو

جو لوگ اللہ تعالیٰ کے مہیا کردہ ذرائع سے فائدہ نہیں اٹھاتے وہ خدائی فضلوں سے محروم ہو جاتے ہیں

سستی اور غفلت سے کام لینے والے افراد مخلصین جماعت کیلئے بھی بدنامی کا موجب بنتے ہیں

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز
فرمودہ ۴ر نومبر ۱۹۴۹ء بمقام لاہور

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ ایک غیر مطبوعہ خطبہ جمعہ ہے جسے شعبۂ زودنویسی اپنی ذمہ داری پر احباب کی خدمت میں پیش کر رہا ہے +

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-
کچھ عرصہ ہوا میں نے

لاہور کی جماعت

کو ایک زنانہ اور ایک مردانہ سکول قائم کرنے اور موجودہ مسجد سے ایک زیادہ وسیع مسجد بنانے کی ہدایت کی تھی کیونکہ میں سمجھتا ہوں اب بغیر اسکے یہاں کی جماعت ترقی نہیں کر سکتی اسی طرح میرے نزدیک اب لاہور کا تمدن اس قسم کا ہو گیا ہے کہ ضروری ہے یہاں ہماری جماعت کا ایک ہال بھی ہو جس میں ہر اتوار کو لیکچر ہوا کریں اور بعد میں لوگوں کو سوال و جواب کا موقع دیا جائے اگر ایسا ہو جائے تو مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک ایسا طبقہ پیدا ہونا شروع ہو جائے گا جو احمدیت کے متعلق لوگوں کی پھیلائی ہوئی غلط فہمیوں کے زہر سے بڑی حد تک محفوظ ہو گا۔ اور اگر اسکے ساتھ ہی ایک لائبریری بھی ہو۔ جس میں سلسلہ کی کتب کے علاوہ دوسرے علوم کی کتابیں بھی موجود ہوں اسی طرح اخبارات وغیرہ ہوں تو یہ ایک ایسا ذریعہ ہو گا جس سے لوگوں کو بہت کچھ فائدہ پہنچ سکے گا۔ بلکہ میں تو سمجھتا ہوں کہ اس سے بڑھ کر ایک اور ذریعہ بھی ہے جس سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے اور وہ یہ کہ اگر مسجد کے لئے کافی جگہ مل جائے تو اسکے ساتھ ایسے کمرے بھی بنا دئے جائیں جو عارضی رہائش کے لئے استعمال کئے جا سکیں۔ ان کا رخ مسجد کی طرف نہ ہو اور کمرے نسبتاً فراخ ہوں اور وہ ان لوگوں کو کرایہ پر دئے جایا کریں جو چند دنوں کے لئے لاہور آتے رہتے ہیں۔ گویا وہ کمرے سرائے کے طور پر استعمال ہوں۔ بڑے شہروں میں لوگوں کو عارضی رہائش کے لئے مکانات کا میسر آنا مشکل ہوتا ہے اور اگر ملیں تو بہت گراں ملتے ہیں۔ پس ایک تو ہمیں زیادہ کھلی جگہ میں

مسجد بنانیکی کوشش

کرنی چاہئیے دوسرے ایک ہال کی تعمیر کا پروگرام اپنے مدنظر رکھنا چاہئیے۔ یہ ضروری نہیں کہ ہال بہت بڑا ہو۔ پچاس ساٹھ یا سو کرسیاں اگر اس میں آ جائیں تو وہ کافی ہو گا۔ دراصل ہر ہفتہ اتنے ہی اگر آ سکتے ہیں لیکن فرض کرو اتنے آدمی نہیں آتے اور صرف بیس آدمی ہر اتوار کو آ جاتے ہیں تو بھی اس کے یہ معنے ہوں گے کہ مہینہ بھر میں اسّی اور سال بھر میں ایک ہزار تعلیم یافتہ آدمی ہمارے لیکچروں میں شریک ہو جائیں گے اور یہ تعداد بھی کچھ کم نہیں اور لائبریری سے تو ہزار دو ہزار آدمی سال بھر میں فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ اور ہمارے مربیوں کے لئے کام بھی نکل سکتا ہے۔ اس وقت صورت یہ ہے کہ سوائے پاکستان سے باہر کی جماعتوں کے اور سوائے پاکستان کی خاص خاص جگہوں کے باقی مقامات پر مربی بالعموم بیکار بیٹھے رہتے ہیں۔ اس طرح ان کی دینی طاقت بھی ضائع ہوتی ہے اور جماعت بھی ترقی نہیں کرتی۔ اگر

لائبریری ہو

تو لائبریری کے لئے کام نکل آئے گا۔ جو لوگ ہال آئیں گے ان سے اسے گفتگو کرنی پڑے گی۔ اور پھر ان کے پتے لیکر ان سے تعلق قائم رکھنا پڑے گا۔ اور یہ چیز ایسی ہے جسکے نتیجہ میں وہ سست نہیں رہ سکتا۔ یا کم سے کم اگر وہ سست ہو تو وہ اپنی سستی کو چھپا نہیں سکیگا۔ اسے ماننا پڑے گا کہ وہ سست ہے اور ہم اس پر ثابت کر سکیں گے کہ کام کا موقع تھا مگر اس نے نہیں کیا۔ لیکن اب ہم ثابت نہیں کر سکتے کہ کام کا موقع تھا مگر تم نے نہیں کیا۔ اسکے علاوہ جو دقتیں جماعتی طور پر پیش آ رہی ہیں ان کی طرف بھی ہمیں توجہ رکھنی چاہئیے۔ مثلاً میرے پاس ایک لسٹ آئی ہے جس سے پتہ لگتا ہے کہ

لاہور کی جماعت میں

اس وقت ستّر فیصدی نادہند ہیں اور صرف تیس فیصدی چندہ دینے والے ہیں میرے نزدیک اسکی ذمہ داری کارکنوں پر عائد ہوتی ہے۔ میرا یہ مطلب نہیں کہ کوئی شخص ایسا نہیں ہو سکتا جسے کارکن صحیح اور سیدھے راستہ پر نہیں چلا سکتے۔ اگر انبیاء بھی بعض لوگوں کو سیدھے راستہ پر نہیں چلا سکے تو کارکن کہاں چلا سکتے ہیں۔ میں اس میں ان کو ملزم قرار نہیں دیتا ہو سکتا ہے کہ کچھ لوگ ملزم ہوں اور واقعہ میں وہ صحیح راستہ پر آنے کے لئے تیار نہ ہوں مگر جس حد تک وہ ملزم ہیں اس کا خدا تعالیٰ کو ہی علم ہو سکتا ہے مجھے نہیں۔ لیکن

ایک اور چیز

ایسی ہے جس کا مجھے بھی علم ہو سکتا ہے اور جسے خدا تعالیٰ نے میرے اور دوسرے لوگوں کے علم کا ایک ذریعہ بنا دیا ہے اور وہ یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لکھا ہے کہ جو شخص تین مہینے تک چندہ نہیں دیتا وہ احمدی نہیں مجھے یہ تو کوئی کارکن کہہ سکتا ہے کہ میں نے تحریک کی اور انتہاء درجہ کی تحریک کی مگر لوگوں نے نہیں سنی ممکن ہے وہ اپنی اس بات میں سچا ہو اور ممکن ہے وہ سچا نہ ہو محض دھوکا دیتا ہو۔ بہرحال یہ میرا حق نہیں کہ میں اسے کہوں کہ تو جھوٹ بولتا ہے اگر وہ کہتا ہے کہ میں نے تحریک کی اور انتہاء درجہ کی تحریک کی مگر لوگوں نے نہیں مانا تو میں مجبور ہوں کہ اسکی بات مان لوں لیکن میرے اس اگلے سوال کا کیا جواب ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تحریر فرمایا ہے کہ جو شخص تین مہینے تک چندہ نہیں دیتا وہ جماعت سے خارج ہے آیا اس نے نادہندوں کے اخراج کیلئے کوئی درخواست بھجوائی؟ اگر ایسے نادہندوں کو جماعت سے خارج کر دیا جائے تو گو جماعت کی تعداد کم ہو جائے گی مگر کم سے کم اس چیز کا اخلاقی طور پر

ایک غیر معمولی اثر

پڑے گا۔ اب تو وہ کہتے ہیں کہ اس جماعت کا چندہ جس میں سات آٹھ سو مرد ہیں مثلاً پچاس ہزار روپیہ ہے اور سننے والا کہتا ہے کہ اتنی بڑی تعداد کا یہ چندہ بہت تھوڑا ہے۔ لیکن فرض کرو جماعت کے آدھے آدمیوں کو خارج کر دیا جاتا ہے اور صرف تین چار سو آدمی رہ جاتے ہیں تو پھر لوگ کیا کہیں گے پھر لوگ یہ کہیں گے کہ تین چار سو کا چندہ پچاس ہزار ہے۔ ستّر فیصدی لوگوں کو نکال دو تو کہیں گے دو سو یا اڑھائی سو لوگوں کا چندہ پچاس ہزار ہے اس طرح جماعت کا رعب بجائے گرنے کے بڑھ جائیگا اور اس کی عزت اور

نیک نامی میں کئی گنا اضافہ

ہو جائے گا۔ اب تو سست اور غافل لوگوں کی

وجہ سے جو مخلص کارکن ہیں۔ وہ بھی بدنام
ہو رہے ہیں۔ میں کھڑا ہوتا ہوں تو ان
کو ملامت کرتا ہوں۔ کوئی اور کھڑا ہوتا
ہے تو ان کو ملامت کرتا ہے۔ حالانکہ واقعہ
یہ ہے کہ لاہور میں بھی ویسے ہی قربانی کرنیوالے لوگ ہیں جیسے باہر
کی جماعتوں میں ہیں۔ لاہور میں بھی ویسے ہی مخلص ہیں جیسے باہر کی
جماعتوں میں ہیں لاہور میں بھی ویسے ہی فدائی ہیں جیسے باہر
کی جماعتوں میں ہیں۔ یہ جماعت مخلصوں
اور فدائیوں سے ہرگز خالی نہیں۔ اگر
خالی ہے۔ تو پچاس ہزار روپیہ کون دیتا
ہے۔ یہ روپیہ فرشتے نہیں دیتے۔ اسی
جماعت کے مخلصین ہی دیتے ہیں۔ مگر یہ
لوگ جو سست اور غافل ہیں۔ وہ ان
مخلصین کی بدنامی کا موجب بن جاتے ہیں
اگر ان کو الگ کر دیا جائے گا۔ تو

یہ لازمی بات ہے

کہ یہ بدنامی ہٹ جائے گی۔ اور ہمارے
دلوں میں بھی یہ احساس پیدا ہوگا۔ کہ یہ
مخلصوں اور ایمانداروں کی جماعت ہے
اب تو ان کمزوروں کی وجہ سے مخلصوں
کا اخلاص اور مومنوں کا ایمان بھی پوشیدہ
ہو جاتا ہے۔ اور بجائے تعریف کے
جماعت کو بدنامی حاصل ہوتی ہے۔

پس کارکن بتائیں کہ وہ میرے اس
سوال کا کیا جواب دیتے ہیں۔ اور اس میں
کونسی روک ہے۔ جس کی وجہ سے وہ ان کے
خلاف رپورٹ نہیں کر سکتے۔ کیا جب وہ
یہ لکھنے لگتے ہیں کہ فلاں فلاں شخص نے
چھ ماہ کا چندہ ادا نہیں کیا۔ تو محلہ کے
لوگ ان کا قلم توڑ دیتے ہیں۔ اور ان کے
کاغذ کو پھاڑ دیتے ہیں۔

آخر کونسی چیز ہے

جو انہیں روکتی ہے۔ لازمی بات ہے کہ اس
میں سستی کا دخل ہے یا لحاظ کا دخل ہے۔
اور یہ دونوں چیزیں قابل افسوس ہیں۔ اگر
سستی ہے تب بھی قابل افسوس ہے اور
اگر لحاظ اس کا باعث ہے۔ تب بھی قابل
افسوس ہے اور اگر کوئی شخص اتنا سست
ہے کہ چھ ماہ کے بعد ایک رپورٹ بھی نہیں
لکھ سکتا۔ ایسی رپورٹ جس کو حضرت مسیح
موعود علیہ السلام نے لازمی قرار دیا ہے۔
تو ہم اس بات کو کیونکر مان لیں کہ اس نے
چندہ کی وصولی کی پوری کوشش کی ہوگی
جو شخص

چھ مہینہ میں ایک خط

بھی نہیں لکھ سکتا۔ اس کا یہ کہنا کہ میں چھ ماہ
لگاتار نادہندوں کی اصلاح اور چندہ کی
وصولی کی کوشش کرتا رہا ہوں۔ یہ تو جھوٹ

بن جاتا ہے۔ بہر حال اس کا رپورٹ نہ
کرنا بتاتا ہے کہ قصور اسی کا ہے۔ اگر وہ
واقعہ میں چست ہوتا تو جب وہ ایک بڑا کام
کر رہا ہے۔ تو چھوٹا کام کیوں نہ کرتا۔
کسی کا چھوٹا سا کام بھی نہ کرنا بتاتا ہے
کہ جب وہ یہ کہتا ہے کہ میں بڑا کام کر
رہا ہوں۔ تو وہ جھوٹ بولتا ہے۔ ہمارے
ملک میں

قصہ مشہور ہے

کہ دو نکمے آدمی کسی جنگل میں ایک درخت
کے نیچے لیٹے ہوئے تھے۔ کہ ان میں سے
ایک شخص نے دور سے ایک سپاہی کو
دیکھا۔ جو اپنے کسی کام کے لئے جا رہا
تھا۔ اس نے زور زور سے سپاہی کو
آوازیں دینی شروع کیں کہ ارے میاں
سپاہی ذرا ادھر آنا خدا کے لئے جلدی
آنا۔ سخت ضروری کام ہے۔ سپاہی نے یہ
آوازیں سنیں۔ تو اس نے سمجھا کہ کوئی
مصیبت زدہ انسان مجھے بلا رہا ہے۔
معلوم نہیں وہ کس

مصیبت میں گرفتار

ہے مجھے جلدی پہنچنا چاہیئے۔ تاکہ میں اس کی
مدد کروں۔ چنانچہ وہ اپنا راستہ چھوڑ کر جلدی
جلدی وہاں پہنچا۔ جب وہ قریب آیا تو
اس نے دیکھا کہ دو آدمی پیٹھ کے بل
لیٹے ہوئے ہیں۔ اور ان میں سے
ایک شخص کے سینہ پر ایک بیر گرا ہوا ہے
اوپر بیری کا درخت تھا۔ جس کے سایہ
میں وہ لیٹے ہوئے تھے۔ جب وہ اور
زیادہ قریب آیا۔ تو اس شخص نے کہا
میاں سپاہی ذرا مہربانی کر کے یہ بیر
جو میرے سینہ پر پڑا ہوا ہے۔ اٹھا کر میرے
منہ میں ڈال دو۔

ایک کام کرنے والا انسان

جو اپنے کسی ضروری کام کے لئے جا رہا
ہو۔ اسے ایسی بات سنکر لازماً غصہ آنا
تھا۔ اس نے گالیاں دینی شروع کر دیں
کہ تو بڑا نامعقول آدمی ہے۔ میں ایک
ضروری کام کے لئے جا رہا تھا کہ تو
نے مجھے اپنی طرف بلا لیا۔ اور بلایا بھی
اس لئے کہ میں بیر اٹھا کر تیرے منہ میں
ڈال دوں۔ کیا تو خود اپنے ہاتھ سے بیر
اٹھا کر منہ میں نہیں ڈال سکتا تھا۔ تو نے
میرا

وقت ضائع کیا ہے

میں سو یا پچاس گز کا راستہ کاٹ کر تیرے پاس
آیا اور میں نے سمجھا کہ کوئی بڑی مصیبت
ہے جس میں تو گرفتار ہے۔ مگر تو نے کام

یہ بتلایا کہ وہ بیر جو تیرے اپنے سینہ
پر پڑا ہوا ہے اسے اٹھا کر میں تیرے
منہ میں ڈال دوں۔ جب وہ گالیاں
دے رہا تھا۔ تو دوسرا شخص جو پاس ہی
لیٹا ہوا تھا وہ کہنے لگا میاں اسے
کیوں گالیاں دیتے ہو۔ یہ تو بالکل لاعلاج
ہے۔ ان گالیوں سے اس کا بنتا ہی کیا
ہے۔ یہ تو اتنا سست اور نکما ہے کہ
ساری رات کتا میرا منہ چاٹتا رہا۔ مگر اس
کمبخت نے اسے ہشت تک نہیں کی۔
خیر سپاہی چپ ہو گیا۔ دلیل سے نہیں بلکہ
اس بات کو دیکھ کر کہ یہ تو اس سے بھی
گیا گزرا ہے۔ ساری رات یہ آپ
جاگتا رہا۔ مگر امید یہ کرتا رہا کہ دوسرا
شخص ہشت کرے گا۔ اسی طرح جو کارکن
یہ کہتا ہے کہ میں چھ مہینے تک لگاتار
کام کرتا رہا۔ مگر اس کی حالت یہ ہے۔
کہ وہ کسی

نادہند کے خلاف رپورٹ

نہیں کرتا۔ اس کے متعلق ہم یہی سمجھیں گے
کہ وہ کام نہیں کرتا وہ سست اور نکما
آدمی ہے۔ اگر اس نے چھ مہینے تک کام
کیا ہے۔ تو چھ مہینے میں وہ دفتر کو یہ
خط کیوں نہیں لکھ سکا۔ کہ فلاں فلاں
لوگوں کو جماعت سے نکال دیا جائے۔
اس کا خط نہ لکھنا بتاتا ہے۔ کہ اس کا یہ
کہنا کہ میں نے پوری کوشش کی بالکل
غلط ہے۔ اور اگر نادانی کی وجہ سے
اس نے ایسا نہیں کیا۔ یا اسے حضرت مسیح
موعود علیہ السلام کے اس حکم کا علم نہیں
تھا تو اس حکم کو میں نے اب یاد کرا دیا
ہے۔ ہر وہ محاسب اور ہر وہ محصل جو

چندہ کی نامکمل لسٹ

دیتا ہے وہ مجرم ہوگا۔ جب تک وہ یہ ثابت
نہ کرے۔ کہ اس نے چندہ نہ دینے والوں
کے متعلق یہ رپورٹ کر دی ہے کہ انہیں
جماعت سے خارج کر دیا جائے۔ یہ کوئی
ایسا کام نہیں جو تم کر نہ سکو۔ تم کہہ
سکتے ہو۔ کہ ہم ہر شخص کو مجبور نہیں
کر سکتے۔ کہ وہ چندہ دے۔ تم کہہ
سکتے ہو کہ ایک

منافق کی اصلاح

ہمارے بس کی بات نہیں۔ تم کہہ سکتے
ہو۔ کہ ایک کمزور ایمان والے کے
دل میں ہم زیادہ ایمان پیدا نہیں
کر سکتے۔ تم سب کچھ کہہ سکتے ہو۔
اور ٹھیک طور پر اور جائز طور پر
کہہ سکتے ہو۔ مگر ان حوالوں سے

اپنے آپ کو بری بھی قرار دے سکتے
ہو۔ لیکن جبکہ

ایک اور چیز

بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے
بتا دی ہے۔ اور ایک اور علاج بھی
حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے
تجویز فرما دیا ہے۔ جس میں تمہارے
لئے نہ مجبوری ہے نہ معذوری بلکہ
وہ ایسا کام ہے جسے تم ہر وقت کر سکتے ہو
تو اگر تم اس پر عمل نہیں کرتے تو تمہارا وہ جواب
جو تمہاری معذوری اور مجبوری پر مشتمل تھا بالکل
غلط ہو جاتا ہے اور ہم یہ سمجھنے پر مجبور ہوتے
ہیں۔ بلکہ تو سو فیصدی حق بجانب ہوں گے یہ
سمجھنے میں کہ تم نے کوشش نہیں کی اگر تم میں
کوشش کرنے کی ہمت ہوتی اگر تم میں اس

قربانی کی طاقت

ہوتی تو کم سے کم تم یہ کر سکتے تھے کہ چھ مہینے
کے بعد خط ہی لکھ دیتے کہ فلاں فلاں نے
اتنے مہینوں سے چندہ نہیں دیا انہیں جماعت
سے خارج کر دیا جائے اگر تم نے چھ مہینے
کے بعد بھی خط نہیں لکھا تو ہم یہ تسلیم کرنے
پر مجبور ہیں کہ تم نے محنت نہیں کی۔ تم نے کوشش
اور صحیح جدوجہد نہیں کی۔ جو شخص ایک سیر
اٹھانے کی طاقت نہ رکھتا ہو وہ اگر یہ دعویٰ
کرے کہ میں نے ایک من بوجھ اٹھایا ہے تو وہ
جھوٹ بولنے والا سمجھا جائے گا۔ یہ کس طرح
ہو سکتا ہے کہ وہ سیر تو نہ اٹھا سکے اور من بھر
بوجھ اٹھا لے جو شخص چھ مہینے میں ایک خط بھی
نہیں لکھ سکتا وہ چھ مہینہ میں ہر ہفتے دوسرے
لوگوں کے گھروں پر کس طرح جا سکتا ہے اسے
کوئی عقلمند ماننے کے لئے تیار نہیں ہو سکتا۔
بہرحال یہ ایک ذمہ داری ہے جس کی طرف جماعت
کے کارکنوں کو میں توجہ دلاتا ہوں اور ساتھ
ہی دوستوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ انہیں اپنے
اعمال کا جائزہ لینا چاہیئے۔ اب ہماری جدوجہد
بہت زیادہ وسیع ہو چکی ہے اور ہمیں

باہر کی جماعتوں کی قربانیاں

شرمندہ کر رہی ہیں ابھی دوستوں نے اخبار میں
پڑھا ہوگا کہ گولڈ کوسٹ کے احمدیوں نے پچھلے
سال ایک لاکھ روپیہ چندہ دیا یہ کتنی بڑی
قربانی ہے جو اس جماعت نے پیش کی اس کے
علاوہ کل ہی خبر آئی ہے کہ جماعت کے دوست
یہ کہتے ہیں کہ چونکہ آپ نے یہاں ایک ہائی سکول
قائم کرنے کا ارادہ ظاہر کیا ہے اس لئے ہماری
جماعت نے اپنے اوپر یہ فرض قرار دے لیا
ہے کہ وہ لازمی چندوں کے علاوہ سکول کیلئے
بھی چندہ اکٹھا کریگی اور اپنے خرچ پر سکول جاری
کریگی۔ یہ اس جماعت کی

قربانی کا نمونہ ہے

جس کے کل چندہ دہندہ ایک ہزار آدمی ہیں وہ حبشی ہیں اور درختوں کی جڑیں کھا کھا کر گزارہ کرتے ہیں۔ مگر وہ کہتے ہیں ہم نے اس وجہ سے کہ آپ نے یہاں سکول کھولنے کا ارادہ کیا ہے ریزولیوشن پاس کر دیا ہے اور یہ فرض قرار دے لیا ہے کہ ہم اس کے لئے چندہ اکٹھا کریں گے اور وہ بھی اس رنگ میں کہ ہم میں سے ہر چندہ دینے والا دس پونڈ زائد چندہ دے گا۔ اور اس طرح ڈیڑھ لاکھ روپیہ ہم سکول کے لئے اکٹھا کر دیں گے۔ اب دیکھو کجا ان کی آمدن اور کجا تمہاری آمدن تم میں سے ایک ایک کی آمدن وہاں کے ایک ایک قصبہ کی آمدن سے بھی زیادہ ہے۔ مگر پھر بھی وہ قربانیوں میں بڑھتے جا رہے ہیں۔ اسی طرح اور بہت سی جماعتیں ہیں جو اخلاص میں ترقی کر رہی ہیں۔ مثلاً مشرقی افریقہ کی جماعت ہے اس کے سارے افراد مرد عورتیں اور بچے ملا کر جو مجھے بتائے گئے ہیں وہ تین چار سو ہیں۔ لیکن یہ تین چار سو افراد کی جماعت جن میں سے غالباً سو ڈیڑھ سو چندہ دینے والے ہیں۔ کیونکہ وہاں مرد زیادہ ہیں اور عورتیں کم ہیں

جس قربانی کا مظاہرہ

کر رہے ہیں وہ نہایت شاندار ہے۔ چونکہ وہ کمائی زیادہ کرتے ہیں اس لئے ہمارے ملک کے لحاظ سے ان کو چھ سات سو سمجھ لو۔ مگر پھر بھی یہ تھوڑے سے افراد جو نمونہ دکھا رہے ہیں وہ یہ ہے کہ ہمارے اس وقت وہاں دو مبلغ ہیں۔ ان دو مبلغوں کا خرچ یہ لوگ برداشت کر رہے ہیں۔ بلکہ اس سے علاوہ کمائی وہ یہاں چندہ بھیجتے رہتے ہیں۔ اسی طرح نائیجریا ہے۔ سیرالیون ہے۔ وہاں بہت چھوٹی چھوٹی جماعتیں ہیں۔ مگر اپنے مبلغوں کا خرچ بھی برداشت کر رہی ہیں اور مرکزی جماعت کے چندے بھی ادا کرتی ہیں۔ یہی حال امریکہ کی جماعت کا ہے۔ وہاں ہمارے کل تین سو افراد ہیں۔ اصل میں نو ہزار ہوئے تھے۔ مگر وہ صرف نام کے طور پر تھے۔ مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ عنہ میں نرمی زیادہ تھی جیسے یہاں کے سب لوگ محسوس کرتے تھے۔ وہ اپنے اندر نرمی رکھتے تھے۔ غالباً یہ نرمی کا سبق انہوں نے مفتی صاحب سے ہی سیکھا ہے۔ جس نے کہہ دیا میں احمدی ہوں اسی کو انہوں نے جماعت میں شامل کر لیا اور یہ نہ دیکھا کہ وہ احمدیت پر عمل کہاں تک کرتا ہے۔ اس لحاظ سے تو امریکہ میں پانچ ہزار کے قریب احمدی ہیں مگر حقیقۃً جو امریکہ کی جماعت ہے وہ تین چار سو کے درمیان ہے۔ جس میں مرد بھی شامل ہیں عورتیں بھی شامل ہیں اور بچے بھی شامل ہیں لیکن

امریکہ کا چندہ

پچاس ہزار کے قریب ہے اور اب انہوں نے اور زیادہ ذمہ داریاں اپنے اوپر عاید کی ہیں۔ اور عہد کیا ہے کہ اگلے سال وہ اپنے چندوں کو اور اپنے کام کو اور اپنے افراد کو دگنے سے بھی زیادہ بڑھانے کی کوشش کریں گے۔ غرض میں دیکھ رہا ہوں کہ بیرونجات کی جماعتیں اخلاص میں بڑھ رہی ہیں۔ چندوں میں بڑھ رہی ہیں اور جس نسبت سے بڑھ رہی ہیں اس نسبت سے ہمارے ملک کی جماعتیں ترقی نہیں کر رہیں اور جس نسبت سے انہیں اپنے اخلاص کو قائم رکھنا چاہئے تھا اس نسبت سے وہ اپنے اخلاص کو قائم نہیں رکھ رہیں۔ یہ بھی ایک بڑے فکر کی بات ہے بلکہ اس میں غیرت کا بھی سوال ہے جو دین تو الگ رہا دنیوی معاملات میں بھی پیدا ہونی چاہئے۔ دین ہمارے گھر سے نکلا۔ خدا نے ہم کو اس بوجھ کے اٹھانے کے لئے چنا۔ لیکن بجائے اس کے کہ ہمارے قدم اس بوجھ کے اٹھانے کے لئے زیادہ سے زیادہ پھیلتے چلے جاتے اب اس بوجھ کو

بیرونجات کی جماعتیں

بہت زیادہ شوق اور اخلاص سے اٹھا رہی ہیں۔ درحقیقت اگر دیکھا جائے تو پاکستان میں جس قدر ہماری جماعتیں پائی جاتی ہیں ان سے دسویں حصہ کے برابر باہر کی جماعتیں ہیں لیکن چندے کو دیکھیں تو وہ یہاں کی جماعتوں کے قریباً برابر ہے۔ گویا وہ اس وقت ہم سے دس گنا بوجھ اٹھا رہی ہیں۔ پھر جس رفتار سے وہ بڑھ رہی ہیں وہ بتاتی ہے کہ اگلے چار پانچ سال میں وہ تعداد میں بھی بڑھ جائیں گی۔ اور یہ کوئی خوشکن خیال ہمارے لئے نہیں ہوگا۔ اس کے معنے یہ ہوں گے کہ خدا تعالیٰ نے ہم کو دس قدم آگے رکھ کر دوڑ کا حکم دیا مگر بجائے اس کے کہ ہم دوسروں سے دس قدم آگے رہتے دوسرے آگے نکل گئے اور ہم پیچھے رہ گئے۔ پس کوئی نہ کوئی طریق ہم کو اس کے لئے اختیار کرنا چاہئے۔

پہلا طریق تو یہی ہے

اور اس کی میں ہمیشہ تم سے امید کرتے ہیں کہ تم محبت اور پیار سے لوگوں کو سمجھاؤ۔ لیکن اگر تم کہتے ہو کہ ہم نے سارا زور لگا لیا۔ مگر وہ اپنی اصلاح نہیں کرتے۔ اگلے سال کے بعد سال گذرتا چلا جاتا ہے اور وہ بیدار نہیں ہوتے تو تم کیوں ان کے متعلق لمبی امیدیں کرتے چلے جاتے ہو۔ تم کیوں نہیں سمجھ لیتے کہ وہ مر چکے ہیں۔ اور مرے ہوئے کو بیدار کرنے کی کوشش کرنا ہرگز دانائی نہیں کہلا سکتی۔ تم کیوں ان کی وجہ سے اپنے لئے ذلت پیدا کرتے ہو۔ لوگ کہتے ہیں کہ اس جماعت میں ستر فیصدی نادہندہ ہیں۔ تم مخلص بھی ہو۔ تم قربانی بھی کرتے ہو۔ مگر دوسرے لوگ تمہاری قربانیوں پر پردہ ڈال دیتے ہیں اور وہ تمہیں بھی بدنام کر دیتے ہیں۔ مگر تمہیں کوئی غیرت نہیں آتی کہ تم ان کی وجہ سے بدنام ہو رہے ہو۔ تم ان کی وجہ سے ذلیل اور رسوا ہو رہے ہو۔ آخر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب ایک بات کہی ہے تو کیا تم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بھی زیادہ رحم دل ہو۔ کہ اس پر عمل نہیں کرتے۔ کہتے ہیں ماں سے زیادہ چاہے کٹنی کہلائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے زیادہ تم کو جماعت سے محبت نہیں ہو سکتی۔ اگر ہم تمہارے اس فعل کو نیکی کہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حکم کو نعوذ باللہ غلط قرار دیں تو

اس کے معنے یہ ہوں گے

کہ وہ بڑے جابر تھے اگر تم بڑے رحیم و کریم ہو کہ دس دس سال کے نادہندوں کو بھی اپنے ساتھ لٹکائے چلے جاتے ہو۔ تم خود سمجھ لو کہ کیا تم دونوں میں سے کس کو حق بجانب قرار دوں۔ تم کو رحیم و کریم کہوں یا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو رحیم و کریم کہوں۔ تم کو سچا کہوں یا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سچا سمجھوں میں سمجھتا ہوں کہ جب تک تم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں شامل ہو تم یہی کہو گے کہ ہمیں جھوٹا سمجھ لو۔ ہمیں جابر اور ظالم کہہ لو۔ مگر ہم یہ برداشت نہیں کر سکتے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ایسا کہا جائے اور یہی صحیح جواب ہوگا۔ پس ان حالات میں مجبور ہوں کہ تم کو جھوٹا کہوں اور ان کو سچا کہوں۔ تم کو ظالم کہوں اور ان کو رحیم و کریم کہوں۔ آخر یہ ایک چھوٹی سی چیز ہے اس کے کرنے میں تمہارا کیا حرج ہے کہ جو لوگ چندہ نہیں دیتے ان کے متعلق رپورٹ کر دو۔ کہ ہم نے انہیں سمجھانے کی بہت کوشش کی ہے مگر یہ نہیں مانتے اس لئے انہیں جماعت سے خارج کر دیا جائے۔ تم کہو گے کہ اگر ہم ایسی رپورٹ کریں گے تو یہاں کی جماعت آدھی رہ جائے گی یا تیسرا حصہ رہ جائے گی۔ مگر یاد رکھو جو آدھی جماعت رہ جائے گی یا تیسرا حصہ رہ جائے گی وہ تمہاری

نیک نامی اور عزت کا موجب ہوگی

اور وہ تمہارے رعب کو سینکڑوں گنے زیادہ بڑھا دے گی اور جو کام ایک ہزار کی طرف منسوب ہوتا ہے وہ کل اڑھائی سو یا تین سو کی طرف منسوب ہوگا۔ اور اس طرح لازماً اس کا کام زیادہ عمدہ نظر آئے گا۔ زیادہ شاندار نظر آئے گا اور جماعت کا رعب پہلے سے کئی گنا بڑھ جائے گا۔ فرض کرو کسی وقت سارا لاہور احمدی ہو جائے اور تمہارا چندہ پچاس ہزار سے بڑھ کر دو لاکھ تک پہنچ جائے تو کہنے والے کیا کہیں گے۔ یہی کہیں گے کہ ستر لاکھ نے دو لاکھ چندہ دیا۔ اس سے تمہارا رعب بڑھے گا نہیں۔ ہر شخص کہے گا کہ یہ ایک معمولی رقم ہے جس کے ستر لاکھ افراد دو لاکھ چندہ دے رہے ہیں۔ لیکن اگر موجودہ جماعت میں سے وہ نادہندہ افراد کو ہم نکال دیتے ہیں اور پھر چندہ اتنا ہی رہے جتنا اس وقت آ رہا ہے تو تمہارا رعب بڑھ جائے گا اور لوگ کہیں گے لاہور کی جماعت کے دو سو یا تین سو آدمی اتنا چندہ دیتے ہیں۔ پس یہ چیز تمہاری شان کو گھٹانے والی نہیں بلکہ تمہاری شان کو بڑھانے والی ہے۔ تمہاری نیک نامی کو بڑھانے والی ہے۔ تم یہ طریقہ کیوں اختیار کرتے ہو جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے منشاء کے خلاف ہے اور تمہاری عزت کے بھی خلاف ہے

یہ ایک تیسری بات ہے

جس کی طرف میں جماعت کو توجہ دلاتا ہوں۔ یہ جماعت کی اصلاح کا ایک آسان طریق ہے۔ جب اس طریق کو تم اختیار کرو گے تو تمہیں نظر آئے گا کہ جو لوگ غافل ہیں وہ سارے کے سارے بے ایمان نہیں وہ بھی ایمان دار ہیں۔ صرف ان کے دلوں پر زنگ لگا ہوا ہے۔ جب وہ جماعت سے خارج کئے جائیں گے تو ان میں سے کم سے کم آدھے ضرور واپس آئیں گے اور توبہ کریں گے پھر تمہارا چندہ بھی بڑھ جائے گا۔ تمہاری شان بھی بڑھ جائے گی۔ تمہارے اندر کام کرنے والے آدمی بھی بڑھ جائیں گے۔ تمہارے اندر بیداری بھی بڑھ جائے گی اور تمہاری

ترقی کے نئے نئے راستے

نکل آئیں گے۔ بہرحال خدا تعالیٰ کے بتائے ہوئے رستوں کو رد نہ کرو۔ اور خدا تعالیٰ کے بتائے ہوئے کھولے ہوئے رستوں کو اپنے آپ بند نہ کرو۔ جب خدا ایک علاج پیدا کر دیتا ہے اور انسان اس سے فائدہ نہیں اٹھاتا تو وہ بہت سے فضلوں سے محروم ہو جاتا ہے۔ پس کوشش کرو اور اپنے لئے جماعت میں ایک نیک مقام پیدا کرو اور کوشش کرو کہ تمہیں دنیا میں بھی نیک مقام حاصل ہو۔

درخواست دعا

محترم لیفٹیننٹ ڈاکٹر محمد الدین صاحب ذکرم کرنل مبارک احمد صاحب کے والد محترم جو کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی اور ایک نفع رساں وجود ہیں ملازمت سے فارغ ہو کر پشاور سے بغرض مستقل رہائش ربوہ تشریف لے آئے ہیں اور آجکل دل کی تکلیف کے عارضہ سے بیمار ہیں اور حد درجہ کمزور ہیں درویشان قادیان اور تمام احمدی بہنوں اور بھائیوں کی خدمت میں ڈاکٹر صاحب موصوف کی صحت یابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

خاکسار (صاحبزادہ) محمد طیب لطیف۔ ربوہ

تاریخ اسلام

ایک فوجی مہم
اور
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زریں ہدایات

(شیخ خورشید احمد)

ماہ شعبان سنہ ۶ھ میں رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ کی سرکردگی میں ایک فوجی دستہ دومۃ الجندل کے مقام کی طرف روانہ فرمایا۔ یہ مقام عرب کے شمال میں شام کی سرحد کے قریب واقع تھا۔ اس علاقہ میں دو سال قبل اسلامی اثر و نفوذ پھیل چکا تھا۔ جبکہ خود حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم وہاں تشریف لے گئے تھے۔ وہاں کے باشندوں کا ایک خاصہ حصہ اسلام کی طرف مائل تھا۔ لیکن اپنے رؤسا کی مخالفت اور مظالم کی وجہ سے وہ قبول اسلام کا اظہار کرنے سے ڈرتے تھے۔ فوجی دستے کی روانگی کی اصل غرض یہی تھی کہ وہاں کے باشندوں کو مکمل مذہبی آزادی حاصل ہو تاکہ وہ اپنے ضمیر اور اپنی مرضی کے مطابق مذہب اختیار کر سکیں۔ اس سریہ کی تیاری کے دوران ایک دن حضور صلے اللہ علیہ وسلم مجلس میں تشریف فرما تھے کہ ایک انصاری نوجوان نے عرض کیا یا رسول اللہ! مومنوں میں سے سب سے افضل کون ہے؟ آپ نے فرمایا وہ جو اخلاق میں سب سے افضل ہے اس نے پھر پوچھا یا رسول اللہ! سب سے متقی ہے؟ آپ نے فرمایا سب سے زیادہ متقی وہ ہے جو اپنی موت کو یاد رکھتا ہے اور اس کے لئے وقت سے پہلے تیاری کرتا ہے۔ اس پر وہ انصاری نوجوان تو خاموش ہو گیا۔ لیکن حضور نے صحابہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:۔

پانچ بدیاں ایسی ہیں جن کے متعلق میں خدا تعالےٰ سے پناہ مانگتا ہوں کہ وہ کبھی میری امت میں پیدا ہوں کیونکہ وہ جس قوم میں پیدا ہوتی ہیں اسے تباہ و برباد کر دیتی ہیں۔ وہ پانچ بدیاں یہ ہیں:۔

اوّل برملا فحشاء اور بدکاری کے افعال جن کے نتیجے میں ایسی بیماریاں اور وبائیں ظاہر ہونے لگیں جو پہلے موجود نہ تھیں۔

دوم ناپ اور تول میں بددیانتی

سوم زکوٰۃ اور صدقات کی ادائیگی میں سستی اور کوتاہی

چہارم خدا اور اس کے رسول کے ساتھ کئے گئے عہد کو توڑنا۔

پنجم: شریعت کو اپنی ذاتی اغراض کی خاطر بگاڑنا اور خلاف شریعت فتوے دینا۔

آپ نے مندرجہ بالا پانچوں بدیوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا یہ وہ پانچ بدیاں ہیں جو اگر کسی قوم میں نمودار ہو جائیں تو اسے گھن کی طرح کھا جاتی ہیں اور اسے روحانی اور جسمانی طور پر تباہ و برباد کر دیتی ہیں۔ اپنی اس زریں تقریر کے بعد جسے ہر سچے مسلمان کو ہر لحظہ پیش نظر رکھنا چاہیئے۔ آپ نے حضرت عبدالرحمان بن عوفؓ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ میں تمہیں ایک فوجی مہم پر امیر بنا کر بھیجنا چاہتا ہوں۔ حضرت عبدالرحمن بن عوف نے اسے اپنی انتہائی خوش قسمتی تصور کیا۔ چنانچہ اگلے روز جب وہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ضروری ہدایات حاصل کرنے کے لئے حاضر ہوئے تو آپ نے اپنے عمامہ لے کر اپنے دست مبارک سے ان کے سر پر باندھا اور پھر حضرت بلال کو حکم دیا کہ ایک جھنڈا ان کے سپرد کر دیں۔ اس موقعہ پر حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ کو جو زریں ہدایات دیں وہ موجودہ زمانہ میں بھی جنگ کے سلسلے میں بہترین اخلاقی ضوابط کی حیثیت رکھتی ہیں۔ آپ نے فرمایا:۔

اس جھنڈے کو تھام لو اور پھر تم سب اللہ تعالےٰ کی راہ میں جہاد کے لئے نکل جاؤ۔ اور کفار کے ساتھ لڑو۔ لیکن اس امر کی احتیاط رکھنا کہ تم میں سے کوئی بددیانتی کا مرتکب نہ ہو نہ کوئی عہد شکنی کرے نہ دشمن کے مُردوں کے جسموں کو بگاڑے اور نہ بچوں کو قتل کرے کہ یہ خدا کا حکم ہے اور نبی کی سنت۔

بعض دیگر روایات میں یہ بھی آتا ہے کہ جب بھی حضور جنگی اغراض کے لئے کوئی مہم روانہ فرماتے تو یہ بھی ہدایت فرمایا کرتے تھے کہ عورتوں اور ضعیف العمر اشخاص کو قتل نہ کرنا اسی طرح ایسے لوگوں کو بھی قتل نہ کیا جائے۔ جن کی زندگی مذہبی اغراض کے لئے وقف ہو۔

اس کے ساتھ ہی آپ نے یہ بھی ہدایت فرمائی کہ سب سے پہلے صلح و صفائی اور امن کے ساتھ فیصلہ کرنے کی کوشش کی جائے کیونکہ اگر جنگ و جدال کے بغیر ہی مذہبی آزادی قائم ہو جائے تو یہ بہت ہی بہتر امر ہے۔ جنگ صرف اسی صورت میں کی جائے۔ جبکہ اس کے بغیر چارہ نہ ہو۔

ان زریں ہدایات کے ساتھ آپ نے اس دستہ کو رخصت فرمایا۔ اور حضرت عبدالرحمنؓ بن عوف سات سو صحابہ کو لیکر دومۃ الجندل کی طرف روانہ ہو گئے۔ جب یہ لشکر دومہ میں پہنچا تو اس نے دیکھا کہ مخالفین جنگ کے لئے تیار ہیں۔ اور وہ اپنے علاقہ میں مذہبی آزادی دینے کے لئے آمادہ نہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ہدایت کے مطابق حضرت عبدالرحمان بن عوف نے بڑی محبت و شفقت اور نرمی کے ساتھ انہیں سمجھانا شروع کیا۔ شروع شروع میں تو وہ لوگ جنگ کی دھمکیاں دیتے رہے اور اپنے اثر و نفوذ اور طاقت کا رعب ڈالتے رہے لیکن آہستہ آہستہ وہ مسلمانوں کے نیک نمونہ سے اور حضرت عبدالرحمن بن عوف کی پُرحکمت نصائح سے متاثر ہونے لگے حتیٰ کہ چند دن بعد ہی اس علاقہ کے ایک عیسائی رئیس اصبغ بن عمر کلبی نے قبول اسلام کا اعلان کر دیا اس کی طرف سے قبول اسلام کرنے کی دیر تھی کہ اس کی قوم کے بہت سے لوگ جو پہلے ہی اسلام کی طرف مائل تھے اور صرف ڈر اور خوف کی وجہ سے اس کا اظہار نہ کرتے تھے۔ وہ بھی مسلمان ہو گئے۔ جو لوگ مسلمان نہ ہوئے انہوں نے بھی بطیب خاطر اسلامی حکومت کے ماتحت رہنا منظور کر لیا اور اس طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد اور حضور کی ہدایات کے مطابق بغیر جنگ و جدل کے بڑی خیر و خوبی کے ساتھ یہ مہم کامیاب ہو گئی اور حضرت عبدالرحمان بن عوف صحابہ کے ہمراہ واپس مدینہ تشریف لے گئے۔

جماعت احمدیہ چک ۹۹ شمالی ضلع سرگودھا کے زیر انتظام تربیتی جلسے

جماعت احمدیہ چک ۹۹ شمالی ضلع سرگودھا کے زیر انتظام تین تربیتی اجلاس منعقد ہوئے پہلا اجلاس مورخہ ۱۶/۱۷ کو بعد نماز عشاء خاکسار کی صدارت میں ہوا۔ تلاوت قرآن کریم حکیم علی حسن صاحب نے کی ازاں بعد چوہدری عبدالخالق صاحب بھٹی نے درثمین سے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد مکرم چوہدری فیروز الدین صاحب امرتسری انسپکٹر تحریک جدید نے جماعت احمدیہ کی مالی قربانیوں کے موضوع پر روشنی ڈالی۔

دوسرا اجلاس مورخہ ۱۷/۶۱ زیر انتظام لجنہ اماء اللہ مقامی بعد نماز ظہر ہوا تلاوت قرآن کریم کے بعد احمدیہ امدادی پرائمری سکول کے دو تین طالب علموں نے قرون اولیٰ کے مسلمانوں کے کارناموں کے موضوع پر تقریریں کیں۔ ازاں بعد مکرم چوہدری فیروز الدین صاحب امرتسری انسپکٹر تحریک جدید نے تحریک جدید کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے احمدی مستورات کو اسلام کیلئے بڑھ چڑھ کر قربانیاں کرنے کی تحریک کی۔ بعد ازاں جماعت احمدیہ کے روحانی نظام کے موضوع پر مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب میانکوٹی نے لیکچر دیا۔

تیسرا اجلاس:۔ رات کو بعد نماز عشاء مسجد احمدیہ مقامی میں خاکسار کی صدارت میں منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم عزیز مبارک احمد طالب علم نے کی۔ بعد ازاں مکرم چوہدری فیروز الدین امرتسری انسپکٹر تحریک جدید نے ہمارا عملی پروگرام کے موضوع پر۔ اور مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب میانکوٹی نے جماعت احمدیہ کی تنظیم کی اہمیت کے موضوع پر تقاریر کیں۔ دوران جلسہ میں چوہدری عبدالخالق صاحب نے خوش الحانی سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک نظم پڑھ کر سنائی۔ جلسہ میں علاوہ مردوں اور بچوں کے مستورات نے بھی شرکت کی۔ مرکزی نمائندوں کی آمد سے بفضل خدا جماعت میں بیداری پیدا ہوئی اور جماعت مقامی نے مختلف چندہ جات بجٹ۔ تحریک جدید مساجد فنڈ وقف جدید وغیرہ میں حصہ لیتے ہوئے تقریباً ۷۵/- روپیہ کی رقم مرکز میں ارسال کی ہے۔ اللہ تعالےٰ احباب کو بڑھ چڑھ کر قربانیاں کرنے کی آئندہ بھی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

خاکسار محمود احمد بھٹی امیر جماعت احمدیہ چک ۹۹ شمالی سرگودھا)

درخواست دعا

منصورہ فرزند علی۔ ورا قبال نصیر الیف۔ اے کے امتحان میں شامل ہو رہی ہیں۔ بزرگان سلسلہ اور جماعت کے تمام بھائی بہنوں سے نمایاں کامیابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

(ثروت اسلم بنت کیپٹن محمد اسلم صاحب ربوہ)

جنوبی ہند کا ایک کامیاب تبلیغی دورہ

(از مکرم مولوی سمیع اللہ صاحب انچارج احمدیہ مسلم مشن بمبئی)

(۲)

حیدر آباد

۲۹ مارچ کو بوقت شام یہ قافلہ حیدر آباد پہنچا۔ ۳۰ مارچ کو خاکسار بھی بمبئی سے حیدر آباد پہنچ گیا۔ مکرم مولانا حکیم محمد الدین صاحب نے حیدر آباد کی ایک معروف شخصیت ڈاکٹر سید عبد اللطیف صاحب سے ملاقات کا وقت مقرر کیا تھا ہم لوگ یعنی تینوں ارکان وفد اور مکرم حکیم محمد دین صاحب مکرم احمد اللہ صاحب کی موٹر میں وقت مقررہ پر ڈاکٹر سید عبد اللطیف صاحب کے گھر پہنچے۔ حسن اتفاق سے اسی وقت نواب سعید نواز جنگ سابق چیف جسٹس حیدر آباد اور مشہور ماہر تصوف ڈاکٹر میر ولی الدین صاحب بھی آ گئے۔ ان سبھوں سے مختلف موضوعوں پر مولانا محمد سلیم صاحب امیر وفد نے گفتگو کی۔ ڈاکٹر عبد اللطیف صاحب کو جماعت احمدیہ کا کچھ لٹریچر تحفۃً دیا گیا۔ محترم ڈاکٹر صاحب نے بھی اپنی تصنیف اساس تہذیب وغیرہ کی دو دو جلدیں امیر وفد کی خدمت میں پیش کیں۔

جلسہ سکندر آباد

۳۱ مارچ کو جماعت احمدیہ سکندر آباد کی طرف سے مشیر آباد میں ایک جلسہ کا بندوبست کیا گیا تھا اسی رات کو حضرت سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب نے ہم لوگوں کو کھانے پر بلایا۔ جلسہ کی کارروائی کا آغاز رات کے ۸½ بجے ہوا۔ اس جلسہ کی صدارت مکرم غلام نادر صاحب شرقی نائب امیر جماعت احمدیہ سکندر آباد نے کی۔ تلاوت قرآن پاک و نظم کے بعد پہلی تقریر خاکسار کی تھی۔ عنوان تھا "یاجوج و ماجوج کی سحر انگیز کارستانیاں" میں نے اس موضوع پر اظہار خیال شروع کیا کہ اچانک بوندا باندی شروع ہو گئی۔ اس لئے جلسہ ملتوی کر دیا گیا۔

جلسہ حیدر آباد

یکم اپریل کو جماعت احمدیہ حیدر آباد نے . . . . جلسہ کا بندوبست کیا تھا۔ سات بجے رات کے جلسہ شروع ہو گیا اس جلسہ کی صدارت حکیم محمد دین صاحب نے کی پہلی تقریر مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی نے کی۔ عنوان تھا سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم آپ نے دوران تقریر میں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کریمانہ کی بڑے اچھے انداز میں وضاحت کی اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے افاضہ روحانی کا ذکر کیا۔ دوسری تقریر مکرم مولانا محمد سلیم صاحب کی تھی۔ عنوان تھا "اسلام اور اشتراکیت" تیسری تقریر خاکسار کی تھی۔ ہر تقریر کے لئے ایک ایک گھنٹہ کا وقت دیا گیا تھا۔ میری تقریر کا عنوان تھا "اقتضاء وقت اور موجودہ اقوام عالم کی حیثیت"

تینوں تقریریں بڑی توجہ و دلچسپی سے سنی گئیں۔ رات کے گیارہ بجے تک تقریروں کا سلسلہ جاری رہا۔ اس کے بعد محترم صدر صاحب نے شکریہ ادا کرنے کے بعد اختتام جلسہ کا اعلان کیا۔

جلسہ ظہیر آباد

۲ اپریل کو ظہیر آباد کا سفر شروع ہوا۔ اس سفر کا اور جلسہ ظہیر آباد کا سارا بندوبست مکرم سیٹھ اسمٰعیل صاحب آف چنتہ کنٹہ نے کیا تھا مکرم احمد حسین صاحب نائب امیر حیدر آباد اور مکرم عبد اللہ صاحب بی ایس سی کے علاوہ خدام حیدر آباد کی ایک جمعیت بھی ساتھ تھی۔ اس جلسہ کی صدارت مولانا محمد سلیم صاحب نے کی اس جلسہ کی پہلی تقریر مکرم حکیم محمد دین صاحب نے کی۔ دوسری مکرم مولانا امینی صاحب نے کی تیسری میری اور چوتھی صدارتی تقریر جناب مولانا محمد سلیم صاحب نے کی۔

چنتہ کنٹہ

۳ اپریل کو حیدر آباد سے چنتہ کنٹہ کے لئے روانہ ہونا تھا۔ مکرم سیٹھ معین الدین صاحب آف چنتہ کنٹہ پہنچ گئے۔ مکرم سیٹھ صاحب موصوف نے اطراف کے بیسیوں معزز غیر مسلموں کو بھی مدعو کیا تھا۔ وہ کھانے پر بھی مدعو تھے۔ سامعین میں زیادہ تعداد انہیں لوگوں کی تھی۔ علاقے کے سرکاری حکام بھی آئے ہوئے تھے۔

بعد مغرب جلسہ شروع ہوا۔ صدارت کے لئے مکرم مولوی حکیم محمد دین صاحب کا نام منتخب کیا گیا تھا۔ تلاوت و نظم کے بعد پہلی تقریر مولانا محمد سلیم صاحب کی ہوئی۔ سیرت النبیؐ کے عنوان پر آپ نے نہایت مؤثر انداز میں . . . روشنی ڈالی۔ دوسری تقریر خاکسار کی تھی۔ اس کے بعد ایک مقامی دوست عبد الرزاق صاحب ورکوری نے کنڑی زبان میں تقریر کی۔ پھر مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی نے "امن عالم" کے موضوع پر تقریر کی اور اسلام نے قیام امن کے جو ذرائع بتائے ہیں وہ بیان کئے۔

جلسہ کرنول

شام کے ۴ بجے کرنول پہنچ گئے۔ اسٹیشن پر کرنول کے احمدی احباب کے علاوہ چند غیر احمدی دوستوں نے بھی استقبال کیا۔ اسٹیشن سے ہم لوگ سیٹھ صاحب موصوف کے کارخانہ آئے اور یہیں قیام کیا۔ شام کو ایک غیر احمدی وکیل نے ہم لوگوں کو چائے پر بلایا تھا۔ ہم لوگ وہاں گئے وہاں بہت سے لوگ بھی مدعو تھے . . . . . شہر کے بعض سر برآوردہ اشخاص سے تبادلہ خیالات کا موقعہ ملا۔

اس کے بعد ایک مقامی ہائی اسکول کی ہائی اسکول میں ہم لوگوں کی تقریریں تھیں وہاں پہنچے اور جلسہ شروع ہوا۔ بہت سے سنجیدہ حضرات شریک جلسہ ہوئے۔

اس جلسہ کی صدارت مکرم مولانا محمد سلیم صاحب نے کی۔ تلاوت و نظم کے بعد پہلی تقریر مکرم مولانا شریف احمد صاحب امینی کی ہوئی۔ عنوان تھا۔ اتحاد عالم۔ آپ نے اس موضوع پر اپنے زریں خیالات کا اظہار کیا۔ دوسری تقریر خاکسار کی تھی عنوان تھا۔ "اسلام اور اشتراکیت"۔ میرے بعد محترم صدر جلسہ نے صدارتی تقریر کی۔ اختتام جلسہ کے بعد روٹری کلب کے چند سرگرم ممبروں نے اس خواہش کا اظہار کیا کہ ایسی تقریریں پبلک جگہ پر ہونی چاہئیں اور درخواست کی کہ یہاں ایک دن اور جلسہ ہونا چاہئے۔ لیکن ہم لوگوں کے پروگرام میں کرنول کے لئے صرف ایک دن تھا۔ اس لئے تبلیغی وفد دو حصوں میں بانٹ دیا گیا مکرم مولوی امینی صاحب اور مولوی محمد سلیم صاحب کرنول میں ٹھہر گئے۔ اور میں اور مکرم مولوی حکیم محمد دین صاحب اسی وقت کرنول سے ہبلی کے لئے روانہ ہو گئے۔

جلسہ ہبلی

ہم دونوں دوسرے دن شام کے ۵ بجے ہبلی پہنچے۔ اسٹیشن پر مکرم چوہدری مبارک علی صاحب احباب جماعت کے ساتھ موجود تھے۔ پھولوں کے ہار پہنائے گئے۔ رات کو جلسہ کا پروگرام تھا۔ جلسہ گاہ نہایت موزوں جگہ پر تھی۔ یہ جلسہ مکرم حکیم محمد دین صاحب کی صدارت میں شروع ہوا۔ مکرم چوہدری مبارک علی صاحب نے . . . تقریر کی۔ پھر ایک بچے نے کنڑی زبان میں تقریر کی۔

حاضرین میں زیادہ تر ہندو تھے اور پڑھے لکھے طبقہ کے۔ میں نے گیتا اور قرآن کے عنوان پر تقریر کی۔ جا بجا گیتا کے شلوک بھی پڑھتا گیا۔ گیتا کے دیو سورن دیوتا اور رب العلمین کی تشریح کی۔ تقریر ٹھیک ایک گھنٹہ تک ہوئی۔ حاضرین آخر تک نہایت دلچسپی سے سنتے رہے۔ دوسرے دن یعنی ۷ اپریل کو مولوی امینی صاحب اور مولوی محمد سلیم صاحب امیر وفد بھی کرنول سے ہبلی آ گئے۔

۶ اپریل کو کرنول میں روٹری کلب والوں کے زیر اہتمام ایک جلسہ ہوا۔ جس میں ہمارے مبلغوں نے متعدد مسائل پر روشنی ڈالی۔ کرنول کے جلسے سیٹھ معین الدین صاحب آف چنتہ کنٹہ کے زیر سرپرستی ہوا کرتے ہیں۔ ملکانی کے احباب مکرم سید محمود علی صاحب بہت نمایاں حصہ . . . اور جلسے بھی بہت کامیاب ہوتے ہیں۔ جزاکم اللہ۔

ہبلی آنے کے بعد ان دونوں علماء کرام نے پروگرام میں حصہ لیا۔ آج کے جلسہ مکرم قاضی امیر الدین صاحب احمدی ریٹائرڈ ڈپٹی مجسٹریٹ کی صدارت میں ہوا پہلی تقریر مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی نے "امن عالم" کے عنوان پر کی۔ دوسری تقریر مکرم مولانا محمد سلیم صاحب کی ہوئی۔ تیسری تقریر ایک ہندو پنڈت صاحب نے کنڑی زبان میں کی۔ اس میں جماعت احمدیہ کی خدمات کو سراہا گیا۔ چوتھی تقریر خاکسار کی تھی۔

میری تقریر کے بعد محترم صدر صاحب نے صدارتی تقریر کی۔ اور مسلمانوں کو اصلاح حال کی طرف متوجہ کیا۔

اس کے بعد مکرم چوہدری مبارک علی صاحب فاضل نے حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ اور جلسہ برخاست ہوا۔

درخواستہائے دعا

۱۔ مکرم مولوی علی قدر صاحب اپنے گاؤں موضع مہوٹہ ضلع جہلم میں شدید بیمار ہیں بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان سے ان کی کلی صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (خاکسار محمد حسین کارکن سٹور و لنگر جلسہ سالانہ دار الصدر ربوہ)

۲۔ میرے چچا اور امیر احمد شاہ صاحب اور بڑے بہنوئی مکرم سید نذیر احمد شاہ صاحب تشویشناک طور پر بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ خدا تعالیٰ ان کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرما کر لمبی زندگی عطا فرما دے۔

(سید اعجاز احمد شاہ عفی عنہ انسپکٹر بیت المال سلسلہ احمدیہ حلقہ لائلپور)

ولادت

میرے بھائی چوہدری عبد الغفور صاحب نمبردار سابق سوہاوہ ڈھلواں کے ہاں اللہ تعالیٰ نے تین بچیوں کے بعد پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب جماعت سے نومولود اور اس کی والدہ کی صحت کے لئے درخواست دعا ہے۔

(مسعود احمد سوہاوی کارکن دفتر بیت المال ربوہ ضلع جھنگ)

انور آباد میں تربیتی جلسہ

مورخہ ۷ اپریل بروز جمعہ ۳ بجے شام سے ۶ بجے شام تک انور آباد ضلع لاڑکانہ میں ایک کامیاب تربیتی جلسہ منعقد ہوا۔ صدارت کے فرائض مکرم علی انور صاحب نے سرانجام دئیے۔ تلاوت قرآن کریم عزیز نور احمد نے کی۔ نظم مکرم ماسٹر عبدالحکیم صاحب نے پڑھی۔ مکرم مولوی محمد انور صاحب نے تقریر کی اس کے بعد مکرم میاں علی نواز صاحب اور بچوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام پڑھ کر سنایا۔ آخر میں مولوی غلام احمد صاحب فرخ نے تقریر فرمائی۔ جلسہ میں مجلس انصار اللہ کی تنظیم قائم کی گئی۔ اور انصار اللہ کو ان کے فرائض کی طرف توجہ دلائی گئی۔ بالآخر جلسہ دعا پر برخاست ہوا۔

(پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ انور آباد سندھ)

ولادت

خاکسار کو آٹھ سال کے بعد اللہ تعالیٰ نے ۱۸/۴ کو لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب کرام و بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو درازی عمر عطا کرے اور خادم دین بنائے۔ آمین
نومولود مولوی حسن علی صاحب مرحوم و مغفور کا پوتا ہے۔

(احمد علی اسلم معلم وقف جدید۔ قیام پور ورکاں۔ تحصیل و ضلع گوجرانوالہ)

الجزائری مسلمانوں کے قتل عام کا خطرہ

نیویارک ۲۴ اپریل۔ الجزائری محاذ آزادی کے لیڈر مسٹر بے ننذر لی نے الجزائر کی صورت حال پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ الجزائر میں فرانسیسی فوج کی بغاوت سے باغی فوجی دستوں کے ہاتھوں وسیع پیمانے پر الجزائری مسلمانوں کے قتل عام کا خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ بغاوت ایسے موقع پر ہوئی ہے جبکہ ایویان مذاکرات سے الجزائر کا مستقبل طے کرنے کی امید پیدا ہو چکی تھی۔

بڑی طاقتوں کی مداخلت

نئی دہلی ۲۴ اپریل بھارت کے وزیر اعظم مسٹر نہرو نے متنبہ کیا ہے کہ اگر کانگو اور لاؤس جیسے بین الاقوامی کشیدگی کے دوسرے مقامات پر صورت حال قابو سے باہر ہو گئی تو بڑی طاقتیں یقیناً مداخلت کریں گی۔ مسٹر نہرو نے ہفت روزہ "بلٹز" کو انٹرویو دیتے ہوئے یہ الفاظ کہے۔

ٹرین پٹڑی سے اترنے پر تیس ہلاک

کلکتہ ۲۴ اپریل۔ حکومت مغربی بنگال سے موصول ہونے والی اطلاع کے مطابق ریلوے کے حادثے سے دس مزید نعشیں برآمد ہوئی ہیں۔ جس سے ہلاک ہونے والوں کی تعداد تیس تک پہنچ گئی ہے۔ سترہ اشخاص موقعہ پر ہی ہلاک ہو گئے۔ اور سترہ دوسرے مجروح ہو گئے۔

یہ حادثہ اس وقت پیش آیا جبکہ نارتھ بنگال ایکسپریس کل نارتھ ایسٹرن فرنٹیئر ریلوے کے سیوک اور گنگا ریلوے سٹیشنوں کے درمیان پٹڑی سے اتر گئی۔

لاؤس کے متعلق سمجھوتہ ہو جائیگا

کراچی ۲۴ اپریل۔ دفتر خارجہ کے ایک ترجمان نے اس توقع کا اظہار کیا ہے کہ لاؤس کی صورت حال کا پُرامن سیاسی حل نکل آئے گا۔ ترجمان نے مزید کہا کہ اگر کوئی پُرامن تصفیہ نہ ہو سکا تو پاکستان پر سیٹو کی طرف سے جو ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ وہ انہیں پورا کرے گا۔ ترجمان نے کہا کہ لاؤس کے پُرامن حل کے سلسلہ میں روس اور برطانیہ کے درمیان جو بات چیت ہو رہی ہے اس سے پاکستان کو پورے طور پر باخبر رکھا جا رہا ہے۔ ترجمان نے توقع ظاہر کی ہے کہ لاؤس کے متعلق جنگ بندی کے بارے میں عنقریب کوئی سمجھوتہ ہو جائیگا

نئے دارالحکومت اسلام آباد کی تعمیر شروع ہو گئی

پہلی ہاؤسنگ اسٹیٹ کے تحت جولائی میں کام کا آغاز ہو گا

راولپنڈی ۲۴ اپریل۔ پاکستان کے نئے دارالحکومت اسلام آباد کی تعمیر کا کام شروع ہو گیا ہے۔ اس وقت جو تین عمارات زیر تعمیر ہیں ان کی تکمیل اسی سال ماہ جون کے وسط میں ہو جائے گی۔ اور اس کے بعد تعمیراتی کام کی رفتار تیز ہو جائے گی۔ ان تین عمارتوں میں دارالحکومت کی مختلف تعمیرات کے لئے سیمنٹ لوہے اور دوسرے تعمیراتی سامان کا ذخیرہ رکھا جائے گا۔ اسلام آباد کے مرکزی علاقہ میں بعض سڑکیں تعمیر ہو گئی ہیں اور ان کے دو رویہ پودے لگا دئیے گئے ہیں۔ اسی قسم کی ایک اور ہاؤسنگ اسٹیٹ تعمیر کی جائے گی دارالحکومت کے ترقیاتی ادارہ کے ایک ترجمان نے بتایا ہے کہ دارالحکومت کے پانچ سالہ منصوبہ کے اختتام تک اسلام آباد میں مجموعی طور پر سات ہزار دو سو مکانات تعمیر کئے جائینگے جن میں تقریباً چھتیس ہزار افراد آباد ہو سکیں گے ان مکانوں میں چھ ہزار پانچ سو مرکزی حکومت کے ملازموں کے لئے ہوں گے۔ ترجمان نے بتایا کہ دارالحکومت کے مختلف علاقوں کی زمینی کیفیت اور تعمیراتی سامان کے تجزیہ کیلئے جدید سامان آلات سے لیس ایک لیبارٹری قائم کی گئی ہے۔ ترجمان نے بتایا کہ سیمنٹ کا ذخیرہ کرنے کے لئے جو سٹور بنایا گیا ہے اس میں پچیس ہزار ٹن سیمنٹ رکھی جا سکے گا تعمیراتی مقاصد کیلئے استعمال ہونے والی مشینری کے فاضل پرزے

دارالحکومت کا ترقیاتی ادارہ منظور کردہ ترمیم شدہ ہاؤسنگ کی تعمیر مکمل ہونے پر کم تنخواہ پانے والے ملازموں کے لئے ایک ہزار دو مکانوں کی تعمیر کا کام شروع کر دیگا اس کام کی ابتداء ماہ جون میں ہوگی۔ ترقیاتی ادارہ کو مالی سال ۶۱-۱۹۶۰ء کے لئے دارالحکومت کی تعمیر و ترقی کے لئے چار کروڑ روپے کی رقم دی گئی تھی وہ ماہ جون کے آخر تک پوری کی پوری صرف ہو جائے گی۔ اس رقم میں سے ایک کروڑ حصول اراضی پر، پندرہ لاکھ ورکشاپوں اور سٹوروں کی تعمیر پر اٹھاون لاکھ تعمیراتی سامان اور چند لاکھ انتظامیہ پر صرف ہو گا۔

مرکزی حکومت کے کم تنخواہ پانے والے ملازموں کی پہلی کالونی میں جو ایک ہزار مکانوں پر مشتمل ہوگی نیز مختلف درجوں کے مکان ہوں گے ۱۱ سے کلاس کے چار سو ای کلاس کے چار سو اسی اور سی کلاس کے ایک سو بیس مکان ہوں گے۔ ان مکانوں میں درجہ چہارم اور درجہ سوم کے ملازم رہائش پذیر ہوں گے۔ اس پہلی ہاؤسنگ اسٹیٹ پر اخراجات کا تخمینہ پچھتر لاکھ لگایا ہے۔ اس ہاؤسنگ اسٹیٹ میں دو پرائمری سکول۔ ایک سیکنڈری سکول۔ چالیس دکانیں اور دو جدید قسم کے ریسٹورنٹ ہونگے۔ واٹر سپلائی اور بجلی بہم رسانی کا بھی معقول انتظام کیا جائے گا یہ منصوبہ آئندہ سال ماہ جون تک پایۂ تکمیل تک پہنچ جائے گا اور اس کے بعد دوسرے مالی سال میں

۴- اور سڑکوں کی تعمیر کا مشینی سامان ٹیکنیکل ورکشاپ میں رکھا جائے گا سٹور ورکشاپ اور لیبارٹری کی عمارتیں ۳۰ ایکڑ کے رقبہ میں محیط ہوں گی۔ ان عمارتوں کی تعمیر پر دس لاکھ روپے صرف کئے جا رہے ہیں ترجمان نے بتایا کہ پانی اور بجلی کے ترقیاتی ادارہ نے ان عمارتوں کو پندرہ روز کے اندر اندر بجلی فراہم کرنے کا منصوبہ بنایا ہے۔ بجلی کی سپلائی ہائی ٹینشن لائن سے حاصل کی جائے گی جو مری کو جاتی ہے اور اسلام آباد کے قریب سے گزرتی ہے۔ ترجمان نے دوسرے پنجسالہ منصوبہ کے دوران اسلام آباد میں ایوان صدر سپریم کورٹ کی عمارت پارلیمنٹ ہال سیکرٹریٹ کی عمارات کی تعمیر اور سفارت خانوں کی عمارات کی تعمیر بھی شامل ہے۔

درخواست دعا

میرے بھائی صاحب کی آنکھیں دکھتی ہیں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ شفائے کاملہ عطا فرمائے۔ آمین۔

(محمود احمد دار الضیافت)

اعلان نکاح

مورخہ ۱۴ اپریل ۱۹۶۱ء بعد نماز جمعہ مسجد مبارک ربوہ میں محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے میرے برادر نسبتی عزیزم احمد علی صاحب اوورسیر کا نکاح محترمہ منصورہ سلمیٰ صاحبہ بنت ڈاکٹر قریشی عبدالعزیز صاحب آخوند آف ہشیاری (ربوہ) حال دارالبرکات ربوہ سے بعوض مبلغ دو ہزار روپیہ حق مہر پڑھایا۔ عزیزہ منصورہ سلمیٰ صاحبہ محترم سید سردار حسین شاہ صاحب سابق ایس ڈی او کی نواسی ہیں۔ عزیزم احمد علی صاحب محترم فضل الٰہی صاحب انوری پروفیسر جامعہ احمدیہ ربوہ کے چھوٹے بھائی ہیں۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ سلسلہ احمدیہ اور جانبین کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین۔

(زوجہ بشیر الدین احمد ٹھیکیدار آف مڈھ رانجھا ضلع سرگودھا حال دارالبرکات ربوہ)

جنرل ڈیگال کی حکومت نے ریزرو دستے طلب کر لئے

الجزائر میں باغی فرانسیسی فوجوں نے قوم پرستوں کے خلاف جنگ تیز کر دی

پیرس ۲۵ اپریل۔ الجزائر میں باغی فرانسیسی فوجوں کے لیڈر جنرل چالے نے کل ایک حکم میں کہا کہ فرانسیسی فوجیں الجزائر کے قوم پرستوں کے خلاف اپنی جدوجہد زیادہ تیز کر دیں۔ انہوں نے فرانسیسی فوجیوں کو ہدایت کی کہ وہ قوم پرستوں کے خلاف اپنی مہم کو جلد از جلد مکمل کرنے کی کوشش کریں تاکہ ملک میں "امن" قائم کیا جا سکے جنرل چالے نے کہا کہ الجزائر کی فرانسیسی فوجوں کے پاس چار لاکھ ٹن اسلحہ اور ہتھیار موجود ہیں۔ الجزائر میں باغی فرانسیسی فوجیوں نے جنرل چالے کے اس حکم کے بعد قوم پرستوں کے خلاف جنگی کارروائیاں شروع کر دی ہیں۔ مراکشی حکام نے بتایا ہے کہ مراکش اور الجزائر کی سرحد کے نواحی علاقہ میں فرانسیسی فوجیوں نے تین دن کے وقفہ کے بعد قوم پرستوں پر پھر بمباری شروع کر دی ہے۔

دریں اثناء حکومت فرانس نے ریزرو فوجیوں کو طلب کرنے کا اعلان کیا ہے یہ اقدام فرانس کی افواج کو مضبوط بنانے کے سلسلہ میں کیا گیا ہے فرانس میں کل پندرہ سو فرانسیسی سویلین بھی فوج میں بھرتی کئے گئے۔ جنہیں فوجی وردیاں اور لوہے کی ٹوپیاں دے دی گئی ہیں لیکن ایسے فوجیوں کو ابھی اسلحہ دینے کی ممانعت کر دی گئی ہے۔ وزیراعظم دیبرے کے دفتر سے اعلان کیا گیا ہے کہ اسلحہ اور گولہ بارود صرف فوج کے باقاعدہ دستوں کو دیا جائیگا فرانس کی سرزمین پر باغی چھاتہ فوجیوں کے حملہ کے پیش نظر جو حفاظتی تدابیر اختیار کی گئی تھیں وہ نرم کر دی گئی ہیں پیرس میں قومی اسمبلی کی عمارت اور دوسری اہم عمارتوں کی حفاظت کے لئے جو زائد فوجی دستے متعین کئے گئے تھے وہ بھی ہٹا لئے گئے ہیں۔ ہوائی اڈوں پر کل رات رکاوٹیں کھڑی کی گئی تھیں انہیں بھی دور کر دیا گیا ہے اور ہوائی جہازوں کی آمد و رفت جلد شروع ہونے کی توقع ہے۔

ریزرو فوجوں کی بھرتی سے متعلق سرکاری اعلان میں کہا گیا ہے "حکومت یہ چاہتی ہے کہ فرانس کی حفاظتی فوجیں اتنی مضبوط ہوں کہ وہ ہر قسم کے خطرہ کا مقابلہ کر سکیں ریزرو فوجیوں کو دوبارہ فوج میں بھرتی کرنے کے لئے فرداً فرداً بھی طلب کیا جائے گا۔

وزیراعظم دیبرے کے دفتر سے ایک اعلان میں یہ دعویٰ کیا گیا ہے کہ فرانسیسی عوام کے اتحاد سے فرانس پر باغی فوجیوں کے حملہ کا خطرہ ٹل گیا ہے حکومت فرانس نے الجزائر میں سرمایہ منتقل کرنے اور الجزائر میں ہر شخص اور ادارہ کو روپے کی ادائیگی روکنے کا حکم دیا ہے جن فرانسیسی افسروں نے بغاوت کی ہے فرانسیسی عدالتوں میں ان کے خلاف مسلح بغاوت کے الزام میں قانونی کارروائی شروع کر دی گئی ہے یہ کارروائی فرانس کے ضابطہ تعزیرات کی دفعہ ۹۰، ۹۱ اور ۹۹ کے تحت کی گئی جن کے مطابق ایسے مجرموں کو زیادہ سے زیادہ موت اور عمر قید کی سزائیں بھی دی جا سکتی ہیں۔

بقیہ صفحہ اول

کی تازہ ترین اطلاعات حاصل کرنے کے لئے ۱۷۷ انٹیلی جنس مراکز قائم کر رکھے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ گندم کی قیمتوں اور نقل و حمل سے کنٹرول ختم کرنے کا تجربہ کامیاب رہا ہے اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ تاجروں کا رویہ درست رہا۔ اس کے علاوہ زمینداروں اور عام صارفین نے گندم کی ذخیرہ اندوزی سے گریز کیا۔ بڑی مقدار میں امریکی گندم کی سپلائی کی یقین دہانی اور وزارت اقتصادی امور اور مرکزی اور صوبائی محکمہ خوراک کے کام سے بھی اس تجربہ کی کامیابی میں مدد ملی ہے۔ جنرل شیخ نے کہا ۳۱ مارچ ۶۱ء کو ختم ہونے والے مالی سال ہو مغربی پاکستان کے سرکاری ذخیروں سے چھ لاکھ

اٹھائیس ہزار ٹن گندم فروخت کی گئی۔ جس سے مغربی پاکستان میں گندم کی قیمت معقول سطح پر برقرار رکھنے میں مدد ملی۔ وزیر خوراک و زراعت نے کہا کہ مشرقی پاکستان میں گندم کی صورت حال اطمینان بخش رہی۔ انہوں نے کہا کہ مشرقی پاکستان میں گندم کے استعمال میں اضافہ ہو رہا ہے اور آئندہ سال اس صوبہ کو تین لاکھ ٹن گندم فراہم کی جائیگی۔ ملک کے بعض حصوں میں سال کے آخری حصہ میں دیسی گندم کی قیمت میں اضافہ کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اس عرصہ کے دوران منڈیو

میں دیسی گندم کی رسد کم ہونے سے قیمتوں پر اثر پڑا اور بعض ہوٹلوں کے مالکوں اور دولت مند افراد کی دیسی گندم ذخیرہ کرنے کی وجہ سے دیسی گندم کے نرخ بڑھے ہیں۔

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴